وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ

رحمۃ للعالمین ﷺ

بحیثیت

سپہ سالارِ اعظم

مؤلفین

محمد رفیق احمد میمن
صدر: اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی

محمد اسلم گل
میجر (ریٹائرڈ)

ناشر

اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ)

ٹنڈو جہانیاں، حیدرآباد چھاؤنی، پاکستان

www.star.edu.pk

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ

فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ

وَافْعَلْ بِنَا مَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ

فَاِنَّکَ اَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ

❁ ترجمہ ❁

اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے

پس تو محمد ﷺ پر درود بھیج جو تیری شان کے مناسب ہے

اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شایانِ شان ہے

بے شک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور تو مغفرت کرنے والا ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

تمہید

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور کامل و اکمل دُرود و سلام ہو سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہمارے آقا، حضرت محمد ﷺ پر جن کی مبارک محنت سے زندگی میں دلوں کو اور مرنے کے بعد قبروں کو منور فرمایا اور جن کا ظہور تمام عالم کے لئے رحمت ہے اور آپ ﷺ کی آل واولاد اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر جو ہدایت کے ستارے ہیں اور دین اسلام کے پھیلانے والے ہیں، نیز اُن مؤمنین اور مؤمنات پر بھی جو ایمان کے ساتھ اِن کا اتباع کرنے والے ہیں۔

الحمد للہ! اللہ جل شانہٗ نے اپنے پیارے حبیب، سیّد الانبیاء والمرسلین، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کو اعلیٰ ترین صفات سے مزین فرمایا۔ آپ ﷺ کی سیرت و شخصیت بحیثیت سپہ سالار ایسی ہے کہ آپ ﷺ "سپہ سالارِ اعظم" ہیں، آپ ﷺ کا ثانی نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہو سکتا ہے، کیونکہ آپ ﷺ اللہ جل شانہٗ کے آخری رسول ہیں۔

اسلامی غزوات وسرایا کا سلسلہ ہجرت مدینہ منورہ کے بعد شروع ہوا، لیکن آپ ﷺ نے امت مسلمہ کے تحفظ اور دفاع کے لئے ایسی حکمت عملی اپنائی اور عملی

اقدامات فرمائے، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ بہترین سپہ سالار ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنی اعلیٰ ترین قائدانہ صلاحیتوں، دفاعی انتظامات، ثابت قدمی و استقلال، دُور اندیشی اور جنگی ضابطہ اخلاق کو بروئے کار لاتے ہوئے ایسا عملی نمونہ پیش فرمایا جو ساری انسانیت کے لئے آج بھی مشعل راہ ہے۔

رحمۃ للعالمین پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کے غزوات و سرایا نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام بنی نوع انسان پر ایک احسان عظیم ہیں۔ آپ ﷺ نے اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے مصروف جہاد رہ کر دُنیا میں امن و سلامتی، عدل و انصاف اور اخوت و مساوات کے اصول قائم کئے تاکہ آئندہ کے لئے مسلم اُمہ ایسے موقعوں پر آپ ﷺ کے عہد کے واقعات سے سبق لیتے رہیں اور اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات کا سچا نمونہ بنا کر دُنیا کے سامنے پیش کریں۔ تاریخ عالم اس حقیقت کی شاہد ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی حیاتِ طیبہ ہی میں نہیں بلکہ اس کے بعد کے دور میں خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے بھی اس وقت کی تمدنی دُنیا کے ایک ایک گوشے تک اسلام کا پیغامِ عدل و انصاف پہنچایا اور انسانیت کو بقائے باہم کے حقیقی اور فطری پیمانوں سے روشناس کرایا۔ ظلم، ناانصافی اور استحصال کی تمام شکلوں کو مٹا ڈالا اور اُن کی جگہ آزادی، رواداری، احترام انسانیت اور ایثار و خدمت کی درخشاں روایات قائم کیں۔ اس بناء پر یہ غزوات و سرایا ملک گیری، توسیع پسندی اور ہوس اقتدار کے لئے نہیں بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ

کی زمین کو ظلم اور ظالموں سے پاک کرنے کے لئے تھے۔

الحمدللہ! اسلام نے مسلمانوں کو حق کے لئے ہر مصیبت اور تکلیف پر ثابت قدم رہنے اور ضرورت پڑنے پر جان کی بازی لگانے کی تعلیم دی ہے۔ اس لئے ان تمام لڑائیوں کا نام ''جہاد فی سبیل اللہ'' ہوا، جو دین کی حمایت میں دشمنوں سے ہوئیں۔ اعلاءِ کلمۃ اللہ کے لئے حضور اقدس ﷺ کے مبارک زمانہ میں جو لڑائیاں پیش آئیں اور آپ ﷺ نے ان میں شرکت فرمائی، ان کو اسلامی اصطلاح میں ''غزوہ'' کہا جاتا ہے اور جس دستہ کی قیادت آپ ﷺ نے کسی صحابیؓ کے سپرد کردی، خواہ ان میں جنگ ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو، یا محض حفاظتی دستہ کے لئے بھیجا گیا ہو، اس کو اسلامی اصطلاح میں ''سریہ'' کہا جاتا ہے۔

اہل مغرب نے دُنیا میں یہ تاثر کافی حد تک پھیلایا ہے کہ اسلام ایک جنگجویانہ مذہب ہے اور سب سے زیادہ جس چیز نے غلط فہمیاں پیدا کیں اور جس کو کئی سو سال سے زور وشور سے دہرایا جارہا ہے، یہ وہ بے بنیاد الزام اور بہتان ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا..... لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضور اقدس ﷺ اور آپ ﷺ کے جاں نثار صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کی سیرتِ طیبہ کا مطالعہ کرنے سے یہ امر بالکل واضح ہوجاتا ہے کہ ان کی نظر میں جنگ سے زیادہ ناپسندیدہ اور مکروہ طریقہ کار کوئی اور نہ تھا۔ مکی دور میں آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو طرح طرح کی تکالیف ومصائب کا سامنا کرنا پڑا جبکہ مدنی دور میں حربی مہمات کی نوبت بھی پیش آئی، جس میں اصل

مقصد یہ کارفرما رہا کہ انسانوں کو انسانوں کی غلامی کی ذلت سے نجات دلا کر اُنہیں عزت و وقار اور عدل و انصاف سے ہمکنار کیا جائے اور دُنیا کو اجتماعی امن و سکون کی دولت سے بہرہ ور کیا جائے۔ حقیقت یہ ہے اسلام کو مضبوط کرنے کے لئے جنگیں کرنا پڑیں، لیکن یہ جنگیں، جن میں بدر، اُحد اور خندق شامل ہیں، مدینہ طیبہ کے قرب میں لڑی گئیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جارحانہ طور پر دُشمنانِ اسلام مدینہ طیبہ پر حملہ آور ہوا چاہتے تھے۔ مسلمانوں نے شہر سے نکل کر ان کا مقابلہ کیا۔ مدینہ طیبہ میں رہتے ہوئے مسلمانوں نے یہودیوں اور دوسرے غیر مسلموں سے امن و صلح کے معاہدے کئے، مگر ان قبائل نے معاہدوں کی خلاف ورزیاں کی، جو کہ جنگوں کا سبب بنیں۔

الحمدللہ! زیرِ نظر کتاب میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی سیرت طیبہ بحیثیت سپہ سالارِ اعظم کے عکاسی کی گئی ہے تاکہ اللہ جل شانہٗ ہم سے راضی ہو جائے اور اُمت مسلمہ آپ ﷺ کی اتباع کر کے دُنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ پاک ذات اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، ساری انسانیت کو کامل ہدایت نصیب فرمائے، امت مسلمہ کو حضور اقدس ﷺ کی کامل اتباع نصیب فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔

آمین یا ربّ العالمین

(بجاہِ رحمۃ للعالمین ﷺ)

رحمۃ للعالمین ﷺ بحیثیت سپہ سالارِ اعظم

اللہ جل شانہٗ نے اپنے آخری رسول، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر اِس دُنیا میں مبعوث فرمایا۔ عالم کفر نے اس پر بہت زور دیا ہے کہ ''اسلام'' دُنیا میں تلوار کے ذریعے پھیلا ہے۔ یہ بات سراسر غلط ہے بلکہ یہ حقیقت ہے کہ دین اسلام حضور اقدس ﷺ والے پاکیزہ اخلاق کی بدولت پھیلا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام میں جہاد، ایک عظیم عبادت ہے، جبکہ حقوق انسانی پامال کردیئے جائیں، عبادت گاہوں کے وجود کو خطرہ ہو، اہل اسلام کی جان، مال، عزت وآبرو اور گھر بار خطرے میں پڑ جائیں، ظلم ہی ظلم ہو اور اصلاح کی کوئی صورت باقی نہ رہے، ایسی صورت میں فتنے کی سرکوبی اور اللہ کے کلمہ کی سربلندی کے لئے، اسلام ''جہاد فی سبیل اللہ'' کا حکم دیتا ہے۔

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی ذاتِ بابرکات نے **28** غزوات میں بہ نفس نفیس شرکت فرمائی اور **77** سرایا میں آپ ﷺ کی زیر ہدایت آپ ﷺ کے جانثار صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے شرکت فرمائی۔ ان تمام جنگی کاروائیوں کے نتیجے میں دس لاکھ مربع میل پر مشتمل وسیع اسلامی اسٹیٹ قائم ہوئی۔ مسلمان شہداء اور کفار مقتولین کی تعداد جو اِن جنگوں میں ہوئی، مسلمان **255** شہید ہوئے اور کفار و مشرکین **759** کام آئے۔ جنگی قیدیوں کی کل

تعداد **6564** ہے، جن میں صرف دو قیدیوں کو ان کے سنگین جرائم کی پاداش میں قتل کیا گیا۔ یہ اعداد و شمار رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی بہترین جنگی اور حربی صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہیں، جو اس امر کی واضح دلیل ہے کہ آپ ﷺ دُنیا کے اعلیٰ ترین اور کامیاب ترین ''سپہ سالار اعظم'' ہیں۔ ذیل میں آپ ﷺ کے اوصاف اور حکمتِ عملی کو وضاحت کی جاتی ہے:

❁ نظریہ جنگ میں تبدیلی

حضور اقدس ﷺ تاریخ انسانی میں منفرد سپہ سالار ہیں، جنہوں نے جنگ کا مقصد اور نقطہ نظر ہی بدل دیا۔ عربوں میں جنگ کے لئے حرب کا کلمہ استعمال کیا جاتا تھا، جس سے مقصود ذاتی انتقام لینا، اپنی بہادری کا سکہ بٹھانا، ملک میں وسعت دینا اور دیگر دُنیاوی خواہشات کی تکمیل تھا۔ آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ ایک شخص مال غنیمت کے لئے لڑتا ہے، دوسرا شہرت کے لئے لڑتا ہے، تیسرا قومی یا وطنی حمیت کے لئے لڑتا ہے، اِن میں سے کس کی لڑائی ''فی سبیل اللہ'' ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا!

''جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند کرنے کے لئے لڑتا ہے

اس کا لڑنا اللہ کی راہ (فی سبیل اللہ) میں ہے''۔

(بخاری و مسلم)

مسلمان کی لڑائی صرف اعلاءِ کلمۃ اللہ کے لئے ہے اور یہ بہت بڑی عبادت ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ کے راستے میں جان کا نذرانہ پیش کرنا (شہادت) سب سے بڑی نیکی اور سعادت مندی ہے۔ بقول علامہ اقبالؒ

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن
نہ مالِ غنیمت ، نہ کشور کشائی

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے اسلامی جہاد کا مقصد دعوتِ حق، غلبہ اسلام، ظلم کا خاتمہ اور اسلامی حکومت کا دفاع قرار دیا ہے۔ مسلمانوں کو تلوار اُٹھانے کی اجازت صرف مندرجہ ذیل صورتوں میں ہے:

(1) ملک و ملت کے دفاع اور حفاظت کے لئے جب دُشمن حملہ آور ہو یا حملہ آور ہونے کی تیاری کر رہا ہو۔

(2) فتنہ و فساد اور سرکشی کو ختم کرنے کے لئے۔

(3) ظلم و استبداد کے استیصال کے لئے۔

(4) ضعیفوں اور مظلوموں کی مدد کے لئے۔

(بحوالہ: تاریخ اسلام)

❁ مکی زندگی میں حکمتِ عملی

پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ نے جب دین اسلام کی تبلیغ کا کام شروع فرمایا تو آپ ﷺ کو طرح طرح کی تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنا

پڑا، لیکن آپ ﷺ مستقل مزاجی اور صبر واستقلال کے ساتھ دین عالی کی محنت اور جدوجہد میں کوشاں رہے۔ آپ ﷺ کو جس دین حق کی تبلیغ کا حکم دیا گیا، اس میں سب سے پہلا خطاب ''بنی ہاشم'' سے تھا۔ قرآن حکیم میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَ قْرَبِیْنَ

(الشعراء: ۲۱۴)

ترجمہ: اور اپنے نزدیک کے خاندان والوں کو ڈرایئے۔

بعدازاں اہل مکہ کو مخاطب کر کے حکم ہوا:

وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَهَا ط

ترجمہ: اور تا کہ آپ ﷺ مکہ اور اس کے آس پاس والوں کو ڈرائیں۔

بعدازاں آپ ﷺ کو مکہ معظّمہ ہی میں یہ حکم دیا گیا کہ آپ ﷺ تمام انسانیت کے لئے اپنے نبی رحمت ہونے کا اعلان فرمادیجیے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ یٰاَ یُّهَا النَّا سُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا

ترجمہ: (اے نبی ﷺ) کہہ دیجیے اے انسانوں بے شک میں اللہ کا رسول ہوں تم سب کی طرف

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کے سپرد جو کام تھا، وہ کتنا مشکل تھا کہ اپنے رشتہ داروں کو دین حق کی دعوت کا حکم ہوا، پھر مکہ معظّمہ اور عرب والوں کو اسلام کی طرف بلانے کا حکم ہوا، پھر تمام انسانوں کو اللہ تعالیٰ کے دین کی دعوت دینے کا حکم ہوا، اس اہم ذمہ داری میں آپ ﷺ کو طرح طرح کی تکالیف اور

مصائب سے دوچار ہونا پڑا، لیکن آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس اس کام کے لئے مامور من اللہ تھے۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ شانہٗ کی ذاتِ عالی پر توکل کرتے ہوئے اس ذمہ داری کو بطریق احسن سرانجام دیا اور صبر و استقلال سے اپنے مقصد پر ڈٹے رہے۔ آپ ﷺ نے اپنے فرضِ منصبی کے پایہ تکمیل کے پیش نظر بہترین منصوبہ بندی فرمائی اور ایسی حکمت عملی اختیار کی جس سے نورِ اسلام کی کرنیں سارے عالم میں پھیل گئیں۔

❁ بہادر ترین سپہ سالار

حضور اقدس ﷺ سب سے زیادہ بہادر تھے۔ آپ ﷺ میدانِ جنگ میں شجاعت و بہادری کا پیکر ہوتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ جب جنگ بہت شدید ہو جاتی تو ہم آپ ﷺ کے سایہ عافیت میں پناہ لیتے تھے۔ آپ ﷺ دورانِ جنگ سب سے آگے ہوتے تھے تاکہ عام مجاہد کو حوصلہ اور ولولہ ملے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہٗ سے کسی نے معلوم کیا کہ تم لوگ حنین میں حضور اقدس ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے، تو براء بن عازبؓ نے جواب دیا کہ آپ ﷺ نے پشت نہیں پھیری، بلکہ فوج میں سے بعض جانبازوں نے قبیلہ ہوازن کے سامنے کے تیروں کی وجہ سے منہ پھیر لیا تھا اور آپ ﷺ اپنے خچر پر سوار تھے اور ابوسفیان بن الحارث اس کی لگام کو پکڑے ہوئے تھے اور آپ ﷺ

اُس وقت (ہمت و بہادری کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کر رہے تھے اور) یہ فرما رہے تھے:

اَنَا النَّبِیُّ لا کَذِبْ

اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ

ترجمہ: میں نبی ہوں اس میں کوئی کذب نہیں،

میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔

(اس روز آپ ﷺ سے زیادہ شجاع، بہادر اور دلیر کوئی نہ دیکھا گیا)

(بخاری شریف، جلد۲، ص ٦١٧)

بے شک حضور اقدس ﷺ سب سے زیادہ شجاع، نڈر، ثابت قدم اور بہادر ترین سپہ سالار تھے۔

❁ ہر دلعزیز سپہ سالار

حضور اقدس ﷺ ہر دلعزیز اور محبوب ترین سپہ سالار تھے۔ آپ ﷺ کے جانثار صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین آپ ﷺ سے اپنے ماں باپ اور مال و اولاد سے بھی زیادہ محبت کرتے تھے، اس لئے ہر مجاہد آپ ﷺ کی خاطر جان ہتھیلی پر رکھے پھرتا تھا۔ حتیٰ کہ صحابیات رضی اللہ عنہن تک میدان جنگ میں آپ ﷺ پر جان نثار کرنے کے لئے تیار رہتی تھیں۔

غزوہ اُحد میں ایک انصاری صحابیہ رضی اللہ عنہا کا بیٹا، شوہر اور بھائی

شہید ہوگئے، لیکن وہ سب سے پوچھتی پھرتی کہ حضور اقدس ﷺ کیسے ہیں؟ جب انہوں نے آپ ﷺ کی زیارت کرلی تو فرطِ محبت سے پکار اُٹھی:

آپ ﷺ سلامت ہیں تو سب مصیبتیں ہیچ ہیں۔

(بحوالہ: حکایاتِ صحابہؓ)

صحابہ کرامؓ کی تربیت

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ بہترین مربی تھے۔ آپ ﷺ کو اپنے عظیم کام کے پیش نظر ایک ایسی عظیم بین الانسانی مشن رکھنے والی جماعت تیار کرنی تھی..... اور اس جماعت کو کسی مخصوص قوم یا ملک کی نہیں..... بلکہ ساری انسانیت کی بھلائی کے اصول جاری کرنے تھے۔ اس سلسلہ میں سپہ سالارِ اعظم ﷺ نے ایسے افراد پر محنت فرمائی جو کسی بڑی تحریک کے لئے عملی تربیت سے بالکل ناآشنا تھے، بلکہ تاریخ انسانی میں ایسی کوئی تحریک پہلے نہیں چلی تھی، جس کا سالار اور اس کے ماننے والے اگرچہ بے سروسامانی کے ساتھ صرف ایک اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر آگے بڑھے تھے۔ رحمۃ للعالمین، سپہ سالارِ اعظم ﷺ کی مبارک محنت اور پاکیزہ تربیت سے صحابہ کرام کا ایک ایسا مجموعہ تیار ہوگیا کہ جن کے سیرت و کردار کی مضبوطی اور عقیدہ ایمان کی پختگی کو عرب کی مشہور تپتی ہوئی ریت، دہکتے ہوئے سنگریزے اور بھڑکتے ہوئے شعلے بھی نہ پگھلا سکے۔ حضور اقدس ﷺ نے ایک جماعت کی تیاری ضروری خیال کی جو اللہ تعالیٰ شانہٗ

کے دین کو عام کرنے کی ذمہ داری کو پورے حسن وخوبی کے ساتھ نبھا سکے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی جماعت کا ابتدائی کام پہلے دارِارقم میں خفیہ طور پر ہوتا رہا، مگر جب اس جماعت کی ایک اچھی خاصی تعداد ہوگئی تو تربیت کا یہ کام اعلانیہ ہونے لگا۔ آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر ہر مشکل کا سامنا خندہ پیشانی سے کیا، ہر تکلیف کو قوت ایمانی اور کردار کی پختگی کے بل بوتے پر برداشت کیا، پھر یہی جماعت تھی، جس نے ہجرتِ مدینہ منورہ کے بعد سب سے پہلے جزیرۃ العرب میں اور پھر ساری دُنیا کے کونے کونے میں اللہ جل شانہٗ کے دین کو عام کردیا۔ اس تربیت یافتہ اور فیضِ نبوت سے سرفراز ہونے والی جماعت نے دین کو ہر چیز پر مقدم سمجھا۔ کوئی لالچ، کوئی ڈر اور کوئی مشکل ان کا راستہ نہ روک سکی۔ یہ کمال تھا رحمۃ للعالمین، سپہ سالارِ اعظم ﷺ (میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں اور میری روح آپ ﷺ پر فدا ہو) کی تربیت کا۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ آپ ﷺ پر اپنے شایانِ شان رحمتیں، برکتیں اور سلام نازل فرمائے۔

یقین کی تبدیلی

رحمۃ للعالمین، سپہ سالارِ اعظم ﷺ نے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے دلوں پر ایسی محنت فرمائی کہ اُن کے دلوں سے غیر اللہ کا یقین نکال

کر ایک اللہ وحدہٗ لاشریک سے سب کچھ ہونے کا یقین پیدا فرمایا۔ اُن کے باطن میں اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی محبت پیدا فرمائی اور بدی سے نفرت دلائی۔ اُن کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذاتِ عالی کا تعارف کروایا..... توحید کا درس دیا..... مخلوق سے خالق کی طرف دعوت دی..... دُنیا سے آخرت کی طرف متوجہ فرمایا..... مال سے اعمال کی طرف دعوت دی..... دُنیا سے آخرت کی طرف دعوت دی..... کفر وشرک اور اوہام وخرافات کی کدورتوں کو دور فرمایا..... اُن کو اخوت کی لڑی میں پرو دیا کہ سب سے عصبیت کا لبادہ اُترا..... اور وہ ایک ہی رنگ میں، اللہ کے رنگ میں رنگے گئے..... اُن میں نہ کوئی پست تھا، نہ بالا، نہ سرخ، نہ سیاہ، نہ عجمی، نہ عربی..... سب کے سب اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے پرستار..... اور اسلام کے متوالے بن گئے۔

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی چند سالوں کی مساعی جمیلہ کا اثر یہ ہوا کہ ایک گروہ، ایک جماعت، ایک مجموعہ ایسا تیار ہو گیا، جس کا ہر فرد بہترین انسانی صفات وکمالات سے آراستہ، حسنِ اخلاق کا پیکر، آدمیت و انسانیت کا نمونہ، خیر وفلاح کا منبع اور امن وسلامتی کا سفیر بن کر اُبھرا اور اسی قدسی صفت گروہ نے فروغِ امن واسلام کے لئے ہراوّل دستہ کا کام کیا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی پاکیزہ جماعت نے زندگی کی عظیم ترین سچائی یعنی ایک اللہ تبارک وتعالیٰ کی ربوبیت والوہیت کے نور سے تمدن کو جگمگا دینے کے لئے اپنا تمام مفاد اور عیش وسکون قربان کر رکھا تھا اور

ضبط نفس، صبر وایثار کی منزلوں سے گزرتے ہوئے، ان کی یہ جماعت آگے بڑھ رہی تھی۔ اس جماعت کا تو سرمایہ حیات ہی نظریہ حق تھا، جسے وہ سینہ سے لگائے ہوئے تھی، اس کا سارا مستقبل ہی اس نظریہ سے وابستہ تھا، اس کی حفاظت کے لئے اس جماعت کے اندر ایسا جذبہ ٹھاٹھیں مار رہا تھا، جس جذبہ کے تحت ایک کمزور مرغی بھی جب کسی چیل کو منڈلاتے دیکھتی ہے تو سب کچھ فراموش کر کے وہ اپنے چوزوں کو اپنے پروں تلے سمیٹ لیتی ہے۔ یہ وہ مقدس جماعت تھی، جس کے افراد اعلاءِ کلمۃ اللہ کے لئے اپنے لاغر و ناتواں جسموں کے ساتھ سنگلاخ چٹانوں سے ٹکرا جانے کے لئے تیار رہتے تھے۔ چنانچہ جب جاہلیت کے علمبرداروں نے انہیں للکارا اور جنگ کی دعوت دی تو یہ بے سروسامان مہاجرین وانصار ہزاروں کی فوج سے ٹکر لینے کو آگئے اور ایمان واخلاق اور یک جہتی کا سکہ منوالیا۔

❁ اعمالِ صالحہ کی ترغیب

رحمۃ للعالمین، سپہ سالارِ اعظم ﷺ نے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم کی ایسی تربیت فرمائی کہ انہیں اعمال صالحہ کا شوق دلوایا۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ لڑائی میں جب خیبر کو فتح کر چکے تو لوگوں نے اپنے مال غنیمت کو نکالا جس میں متفرق سامان تھا اور قیدی تھے اور خرید وفروخت شروع ہوگئی (کہ ہر شخص اپنی ضروریات خریدنے لگا اور

دوسری زائد چیزیں فروخت کرنے لگا) اتنے میں ایک صحابی حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ (ﷺ) مجھے آج کی اِس تجارت میں اس قدر نفع ہوا کہ ساری جماعت میں سے کسی کو بھی اتنا نفع نہیں مل سکا، حضور اقدس ﷺ نے تعجب سے پوچھا کہ کتنا کمایا یا اُنہوں نے عرض کیا کہ حضور ﷺ میں سامان خریدتا رہا اور بیچتا رہا، جس میں تین سو اوقیہ چاندی نفع میں بچی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! میں تمہیں بہترین نفع کی چیز بتاؤں، اُنہوں نے عرض کیا، حضور ﷺ ضرور بتائیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فرض نماز کے بعد دو رکعت نفل۔ (ابوداؤد)

حضور اقدس ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو چیزوں سے اعمال کی طرف متوجہ فرمایا غرضیکہ دُنیا سے آخرت کی متوجہ فرمایا۔

تقویٰ کی تعلیم

حضور اقدس ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو تقویٰ کی تعلیم دی، آپ ﷺ نے نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا!

''عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر، سرخ کو سیاہ پر اور سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں، مگر تقویٰ کے سبب سے''..... ''اللہ سے ڈرنے والا انسان مومن ہوتا ہے اور اس کا نافرمان شقی، تم سب کے سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور آدم علیہ السلام مٹی سے بنے تھے''۔ (بحوالہ: رحمۃ للعالمین ﷺ اور امن عالم)

❁ بہترین جنگی حکمتِ عملی

حضوراقدس ﷺ کی جنگی حکمت عملی بے مثل تھی، اس لحاظ سے بھی آپ ﷺ قابل ترین سپہ سالار تھے۔ آپ ﷺ کی جنگی سٹریٹجی کا بنیادی کلیہ یہ تھا کہ دُشمن کا خون بہانے کی بجائے اُسے بے بس کردیا جائے۔ آپ ﷺ علاقے فتح کرنے کی بجائے دلوں کی فتح پر یقین رکھتے تھے۔ ہر جنگ میں موقع ومحل کی مناسبت سے جنگی چالیں (Tactics) اختیار فرماتے۔ برکت کے لئے کچھ کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:

❁ جنگ احزاب میں خندق کھود کر دفاعی پوزیشن اختیار فرمائی اور مدینہ کا کامیاب دفاع کیا۔ عربوں کے لئے یہ بالکل نئی بات تھی۔

❁ فوجی حملہ کے لئے دُشمن کو اچانک جالیتے تھے اور تیاری کا موقع نہیں دیتے تھے، مثلاً فتح مکہ کے موقع پر۔

❁ عسکری پوزیشن اور فوجی نقل وحرکت میں انتہائی رازداری سے کام لیتے تھے، مثلاً غزوہ بدر کے موقع پر اصل مقصد مخفی رکھا گیا۔ اسی طرح غزوہ بنی المصطلق میں حکمت عملی اختیار فرمائی۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"جنگ چال اور دھوکا ہے"۔

❁ مختلف قبائل سے جنگی معاہدے کرکے اُنہیں غیر جانبدار بنادیتے تھے، اس طرح قریش کی پوزیشن کمزور ہوگئی۔ وقت آنے پر دُشمن پر اقتصادی

دباؤ بھی ڈالتے، جیسا کہ قریش کی تجارتی شاہراہ کو بند کردیا تھا۔

❁ بوقت ضرورت کمانڈوز کا بھی استعمال فرماتے۔ کعب بن اشرف اور اسلام بن حقیق یہودی کو جو اسلام کے بدترین دُشمن تھے، چند انصاری جانثاروں کے ذریعے قتل کروایا۔

❁ دُشمن کی فوج اور حالات سے واقفیت اور مخالف علاقہ کی جغرافیائی معلومات کا حصول بھی آپ کی جنگی حکمت عملی کا حصہ تھا۔

حضور اقدس ﷺ کے پاک ارشاد کا مفہوم ہے کہ میری فوج کا ایک مسلمان سپاہی دس کفار کا مقابلہ کرسکتا ہے، یہی قوت ایمان تھی جس کی وجہ سے قلیل اسلامی فوج کا رُعب کفار کی کثیر فوج پر پڑ جاتا۔ اللہ جل شانہٗ نے حضور اقدس ﷺ کو بھی جن خصوصیات سے نوازا تھا، اُن میں یہ بھی تھی کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ رُعب سے میری مدد کی گئی (یعنی ایک ماہ کی مسافت سے دُشمن پر رُعب پڑ جاتا تھا)۔

❁ فوج سے خیر خواہی اور حسن سلوک

ایک اچھے سپہ سالار کے لئے فوج کا خیر خواہ اور ہمدرد ہونا اور عام فوجیوں سے حسن سلوک کرنا بھی انتہائی ضروری ہے۔ حضور اقدس ﷺ کی ذاتِ بابرکات میں یہ خوبی سب سے زیادہ پائی جاتی تھی۔ مثلاً:

❁ حضور اقدس ﷺ تمام غزوات میں خود کو دوسروں سے بلند وبالا خیال

نہیں فرماتے تھے۔ آپ ﷺ عام سپاہیوں کی طرح کام کرتے تھے۔ غزوہ خندق میں جب تمام فوجی خندق کھودرہے تھے تو آپ ﷺ بھی اِن کے ساتھ شریک تھے، حتیٰ کہ بھوک کے سبب عام صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے پیٹ پر ایک ایک پتھر باندھا ہوا تھا جبکہ آپ ﷺ کے شکم مبارک کے ساتھ دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔ غرضیکہ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ آپ ﷺ نے ہر صعوبت کو برداشت فرمایا۔

❁ غزوہ بدر میں اسلامی افواج کے پاس سواریاں کم تھیں، تین تین صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے حصہ میں ایک ایک اونٹ آیا۔ حضور اقدس ﷺ بھی عام فوجیوں کی طرح اپنے جانثار صحابہؓ کے ساتھ ایک اونٹ پر سوار تھے اور باری باری سوار ہوتے تھے۔

❁ فتح خیبر کے موقع پر جو زمین اہل اسلام کے حصہ میں آئی، وہ اٹھارہ سو سپاہیوں میں مساوی تقسیم ہوئی۔ حضور اقدس ﷺ کا حصہ بھی مسلمان سپاہیوں کے برابر تھا۔

❁ خیر خواہی، مساوات اور حسن سلوک کے بے شمار واقعات ہیں، جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سیّد الانبیاء والمرسلین، حضور اقدس ﷺ اپنے جانثار صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ خیر خواہی اور حسن سلوک سے پیش آتے اور آپ ﷺ نے سپہ سالار ہونے کے باوجود ایک عام سپاہی کی طرح رہن سہن رکھا۔

❁ دشمنوں سے ساتھ رحم کا معاملہ

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نہ صرف اپنوں، بلکہ بیگانوں اور جنگی قیدیوں سے بھی شفقت و رحمت کا سلوک فرماتے۔ مثلاً:

❁ غزوہ بدر میں کفار مکہ کے **70** افراد گرفتار ہوئے، آپ ﷺ نے اُنھیں صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے حوالے فرمادیا اور فرمایا کہ ان (قیدیوں) کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے۔ ایک قیدی کا بیان ہے:

> **”مجھے انصار کے ایک خاندان میں رکھا گیا، جب کھانے پر بیٹھتے تو میرے سامنے روٹی رکھتے اور خود صرف کھجور کھاتے، میں شرم کے مارے روٹی کا ٹکڑا اِن کو لوٹا دیتا، لیکن وہ اِسے ہاتھ نہ لگاتے“۔**

❁ غزوہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں حضور اقدس ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے مشورہ کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رائے دی کہ تمام کو قتل کر دیا جائے، جبکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فدیہ لے کر سب کو رہا کر دیا جائے۔ حضور اقدس ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مشورہ کو قبول فرمایا، کیونکہ وہ مزاجِ رسول ﷺ کے موافق تھا۔

❁ فتح مکہ کے موقع پر حضور اقدس ﷺ نے عفو اور فراخدلی کی انتہا فرمادی۔ تمام دشمنانِ اسلام کو معاف فرمادیا، حتیٰ کہ ایسے افراد کو بھی جن کی ساری زندگی

اسلام کی مخالفت اور آپ ﷺ کی اذیت رسائی میں گزری۔ آپ ﷺ کے عفو اور درگزر کی یہی حکمت عملی تھی، جس سے ہارے ہوئے دُشمن آپ ﷺ کے اخلاقِ کریمہ سے مغلوب ہوجاتے اور جانی دُشمن اسلام کے مخلص سپاہی بن جاتے تھے۔

❁ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ عام طور پر سپہ سالاروں کو مہمات پر روانگی سے قبل مندرجہ ذیل قسم کی ہدایات فرمایا کرتے تھے:

(1) اوّلاً لوگوں کو کلمہ کی دعوت دی جائے، اگر قبول کرلیں تو وہ تمہارے بھائی ہیں۔

(2) جہاں جائیں اگر وہاں سے اذان کی آواز آجائے تو حملہ نہ کیا جائے۔

(3) اگر لوگ اسلام قبول نہ کریں تو جزیہ پر آمادہ کیا جائے، اس کے عدم قبول پر قتال کی اجازت ہے۔

(4) لڑائی میں اپاہجوں، ضعیفوں، بوڑھوں، سفیروں، عورتوں اور بچوں پر ہاتھ نہ اُٹھایا جائے۔

(5) سایہ دار اور پھل دار درختوں کو نہ کاٹا جائے۔

(6) کھیتوں کو برباد نہ کیا جائے۔

(7) عبادت گاہوں کا احترام کیا جائے۔

(8) ہر مذہب کے راہنما کا خیال رکھا جائے اور اُن کی عزت کی جائے، راہبوں سے کوئی تعرض نہ کیا جائے۔

(9) جو اپنے گھروں میں گھس جائیں، انہیں قتل نہ کیا جائے۔

(10) کوئی مکان منہدم نہ کیا جائے۔

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ تاریخ عالم کے منفرد، قابل ترین، بہادر ترین اور کامیاب ترین عظیم سپہ سالار اور عسکری لحاظ سے بھی تمام قائدین عالم پر فوقیت رکھتے ہیں، آپ ﷺ جیسا نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ قیامت تک ہوگا۔

الحمد للہ!

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ذاتِ عالی کو راضی کرنے کا اور اُس کے خزانوں سے دُنیا و آخرت میں نفع اُٹھانے کا جو واحد راستہ ہے وہ حضور اقدس ﷺ کی ذاتِ اقدس ہے، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں فرمادیا جو آپ ﷺ کی اتباع کرے گا، میں (اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ) اُس کو محبوب بنالوں گا اور اُس کے گناہوں کو معاف کردوں گا۔ لہٰذا ہم دُنیا میں محمدی ﷺ بن کر زندگی گزاریں اور ہر آن، ہر گھڑی اپنے نبی ﷺ (میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں) کی اتباع کریں۔ اللہ جل شانہٗ سے دُعا ہے کہ وہ پاک ربّ ساری انسانیت کو کامل ہدایت نصیب فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔

آمین یا ربّ العالمین ..... بجاہِ رحمۃ للعالمین ﷺ

❀❀❀

وَاٰخِرُ دَعْوٰ نَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَا لَمِیْنَ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ

بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ